سوال

(613)حادثہ میں فوت ہونے والے کو شہید تصور کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اچانک موت جس سے اللہ کے نبی نے پناہ مانگی ہے اگر کوئی نیک آدمی اچانک حادثہ میں فوت ہوجاتا ہے ایسی موت شہادت کی موت تصور کریں گے یا کہ بری موت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اچانک موت بری نہیں صحیح بخاری میں حدیث ہے :"ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میری ماں ناگہانی مرگئی ہے میرا خیال ہے اگر اسے گفتگو کا موقعہ میسر آتا تو وہ صدقہ کرتی پس اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو اس کے لیے ثواب ہے ؟ فرمایا :"ہاں !وجہ استدلال یہ ہے کہ اس آدمی نے اپنی ماں کی ناگہانی موت کی اطلاع جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کراہت کا اظہار نہیں فرمایا ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حدیث ہذا پر بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے ۔

باب موت الفجاءة البغتة مصنف کا مقصود اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ اچانک موت مکروہ نہیں البتہ اس کو شہید قرار دینے کے لیے کوئی نص صریح موجود نہیں نجات کا دارومدار انسان کی نیت واعمال پر ہے علامہ عبدالرحمن مبارکپوری مسئلہ ہذا کے بارے میں رقمطراز ہیں ناگہانی موت کے بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ناگہانی موت اچھی نہیں عبید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگہانی موت غضب کی پکڑ ہے ۔ (ابوداؤد)

اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ :"ناگہانی موت اچھی ہے :" حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ :"ناگہانی موت مومن کے واسطے راحت ہے اور فاجر کے واسطے ۔ غضب ہے ۔ (موت الفجاء رافة بالمومن واسف على الفاجر) موقوفا على عائشة وعبدالله رواه اب ابي شيبة (٢٤٧/٣) والبيهقى فى الشعب (٢٥٥/٧)(10218)المشكاة(١٦١١) سكت ابن حجر الفتح (٢٥٤/٣) وقال المندري : رواته ثقات المرعاة(302/٥)(مصنف ابن ابی شیبہ)

علمائے حدیث نے ان حدیثوں میں اس طرح جمع وتوفیق بیان کی ہے ۔ کہ جو شخص موت سے غافل نہ ہو اور مرنے کے لیے ہر وقت تیار و مستعد آمادہ رہتا ہو اس کے لیے ناگہانی موت اچھی ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (کتاب الجنائز ص :١٤)مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ۔(فتح الباری :3/-254-255)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص885

محدث فتویٰ